بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No 1411

۷۶ اراکین کی طرف سے مشرقی پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس طلب کرنیکا مطالبہ

صوبائی مسلم لیگ کے صدر مسٹر نورالامین کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار

ڈھاکہ ۲۰ اپریل۔ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ۷۶ ممبروں نے لیگ کے جنرل سکرٹری کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں مسلم لیگ کے آئین کی دفعہ ۲۷ کی رو سے کونسل کا ایک اجلاس طلب کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ صوبائی مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں اراکین کونسل کی طرف سے مسٹر نورالامین صدر مشرقی پاکستان مسلم لیگ پر عدم اعتماد کا اظہار کیا جائے گا۔ یادداشت میں ان شکایات اور مسائل کی ایک لمبی فہرست بھی درج کی گئی ہے۔ جن کا اجلاس میں حل تلاش کرنا مقصود ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اور خصوصاً صدر مشرقی پاکستان مسلم لیگ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں صوبائی لیگ کونسل کے فیصلوں اور سفارشات کو منوانے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے اس صوبہ کے لوگوں کے حقوق اور مفاد کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔

دوسری شکایات جو یادداشت میں شامل کی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) جوٹ کے مسئلہ کو تاخیر میں ڈالنے کی وجہ سے صوبہ کے کاشتکاروں کی اقتصادی حالت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

(۲) خود مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر جو وزیر خزانہ بھی ہیں۔ اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اضافہ کا موجب ہوئے ہیں۔

(۳) مسلم لیگ کی انتظامیہ صوبہ میں بدعنوانی، رشوت ستانی اور اقربا نوازی کو روکنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔

(۴) صوبائی لیگ کے صدر بحیثیت وزیر پانچ محکموں کے انچارج ہیں اور اس طرح مسلم لیگ کے کاموں کیلئے انہیں جتنا وقت دینا چاہیئے وہ نہیں دے سکتے

(۵) بنگالی زبان کو قومی زبان بنانے کا مطالبہ ابھی تک نہیں مانا گیا۔

(۶) صوبے میں بے روزگاری کو دور کرنے کیلئے کوئی پروگرام تجویز نہیں کیا گیا۔

جاپان کے سابق وزیراعظم مسٹر یوشیدا کی پارٹی نے انتخابات میں اکثریت حاصل کرلی

ٹوکیو ۲۰ اپریل۔ جاپان کے عام انتخابات میں سابق وزیراعظم مسٹر یوشیدا کی لبرل پارٹی کو دوسری تمام پارٹیوں کے مقابلہ میں اکثریت حاصل ہوگئی ہے۔ ایوان کی ۴۶۶ نشستوں میں سے لبرل پارٹی کو ۱۹۹ ترقی پسند پارٹی کو ۷۶۔ بائیں بازو کی سوشلسٹ پارٹی کو ۷۲ دائیں بازو کی سوشلسٹ پارٹی کو ۶۶ لبرل کے باغی گروپ کو ۳۵ کمیونسٹ پارٹی کو ایک اور دیگر امیدواروں کو ۱۷ نشستیں ملی ہیں اس طرح گو لبرل پارٹی کو فرداً فرداً دوسری پارٹیوں کے مقابلہ میں زیادہ نشستیں ملی ہیں۔ لیکن اتنی نہیں۔ کہ مسٹر یوشیدا ایک پارٹی کی حکومت قائم کرسکیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لبرل پارٹی نے پچھلے انتخابات کے مقابلہ میں اب دفعہ ۴۶ نشستیں کم حاصل کی ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۰ اپریل (بذریعہ تار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں میں نقرس کا ہلکا درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ربوہ میں خیریت ہے۔

کوریا میں بیمار اور زخمی قیدیوں کا تبادلہ شروع ہوگیا

ٹوکیو ۲۰ اپریل۔ آج ٹوکیو میں پان من جون کے مقام پر زخمی اور بیمار قیدیوں کا تبادلہ شروع ہوگیا۔ آج اقوام متحدہ کے ایک سو قیدیوں کے بدلے میں کمیونسٹوں کے پانچ سو قیدی رہا کئے گئے۔ کل کمیونسٹوں کے مزید ۵۰۰ قیدیوں کے بدلہ میں اقوام متحدہ کے ۵۰ قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے گا۔

شعیب قریشی کو مہاجرین اور آبادکاری کے محکمے بھی سونپ دیئے گئے

کراچی ۲۰ اپریل:- آج کراچی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر شعیب قریشی کو اطلاعات و نشریات، اور امور کشمیر کے محکموں کے علاوہ مہاجرین اور آبادکاری کے محکمے بھی سونپ دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اب صرف تعلیم کے محکمہ کے وزیر ہونگے

کابینہ میں تبدیلی پر گورنر جنرل اور وزیراعظم کو مبارکباد کے پیغامات

کراچی ۲۰ اپریل مرکزی کابینہ میں تبدیلی پر گورنر جنرل کو برابر مبارکباد کے پیغامات آرہے ہیں۔ پنجاب کے وزیراعلیٰ ملک فیروز خان نون نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ کابینہ کی تبدیلی پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ پنجاب نے دلی مسرت کے ساتھ اس اقدام کو پسند کیا ہے بیگم لیاقت علیخاں نے لندن سے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ خدا پاکستان کو اپنی امان میں رکھے، اور آپ کو ہمت

وزیراعظم پاکستان عنقریب مسلم لیگ کی حمایت میں سندھ کا انتخابی دورہ کرینگے

کراچی ۲۰ اپریل۔ وزیراعظم پاکستان عزت مآب محمد علی چند روز بعد عام انتخابات کے سلسلہ میں سندھ کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ نے آج ایک بیان میں فرمایا ہے۔ حکومت پاکستان میں ابھی دنوں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مسلم لیگی حکومت کی حیثیت سے اس کی نوعیت بدل گئی ہے۔ میں نے وزارت عظمےٰ کا چارج لیتے ہی اس امر کی اچھی طرح وضاحت کردی تھی۔ ایک پرانے اور سچے مسلم لیگی کی حیثیت سے میرا اور میرے ساتھیوں کا یہ فرض ہے کہ سندھ کے آنے والے انتخابات میں ہم مسلم لیگی امیدواروں کی ہر ممکن طریق سے تائید و حمایت کریں۔ مسلم لیگ کی انتخابی کمیٹی کو جسے پیرزادہ عبدالستار کی زیر صدارت پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی بورڈ نے بنایا ہے ہم سب کی پوری پوری تائید حاصل ہے۔ اور آئندہ بھی اسے ہمارا کامل اعتماد حاصل رہے گا میں تمام مسلم لیگیوں اور مسلم لیگ کے حامیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ پوری جدوجہد سے کام لیں۔ تاکہ مسلم لیگ زیادہ سے زیادہ نشستوں پر کامیابی حاصل کرسکے۔ میں خود مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت میں عنقریب سندھ کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

مبارکباد ..... وزیراعظم کو مبارکباد کے ایک پیغام میں گورنر مشرقی بنگال چوہدری خلیق الزمان نے کہا ہے کہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنے کاموں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ فیروز خان نون نے وزیراعظم کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ آپ نے ایک مشکل کام اپنے ذمہ لیا ہے، میرا صوبہ آپ کی پوری پوری مدد کریگا

خواجہ ناظم الدین نے وزارت سے برطرفی قبول کرلی

بی۔بی۔سی کا اعلان

لندن ۲۰ اپریل۔ بی بی سی نے اعلان کیا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے وزارت عظمےٰ سے اپنی برطرفی قبول کرلی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ میں مناسب جانشین ملتے ہی مسلم لیگ کی قیادت سے بھی سبکدوش ہوجاؤنگا۔ اور اس کے بعد سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرلوں گا۔

میرے باہر نکلنے پر ٹریفک نہ روکا جائے

وزیراعظم مسٹر محمد علی کا حکم

کراچی ۲۰ اپریل۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے حکم دیا ہے کہ جب میں باہر نکلوں تو ٹریفک نہ روکا جائے۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ میں عوام کا سب سے بڑا خادم ہوں، اس لئے راستے بند کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

عراق کا فوجی وفد پاکستان پہنچ گیا

کراچی ۲۰ اپریل:- ۱۳ آدمیوں پر مشتمل عراق کے فوجی افسروں کا ایک وفد آج صبح پاکستان کے چھ ہفتے کے دورہ پر کراچی پہنچا۔ وفد کی قیادت عراق کی شاہی فضائیہ کے کمانڈر انچیف میجر جنرل سامی فتاح کررہے ہیں۔

مسٹر نورالامین کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۰ اپریل:- مشرقی بنگال کے وزیراعلیٰ مسٹر نورالامین آج شام کراچی پہنچ گئے۔ مشرقی بنگال کے دو اور وزیر مسٹر تفضل علی اور ایس اے سلیم نیز مشرقی بنگال کی مسلم لیگ پارٹی کے چیف وہپ خواجہ نصراللہ ان کے ہمراہ ہیں

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۳ء

سعی و دعا

انگریزی کی ایک ضرب المثل ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ جو آپ اپنی مدد کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اس بات کو نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

لیس للانسان الا ما سعیٰ

یعنی انسان کو اسی قدر حاصل ہوتا ہے۔ جس قدر وہ محنت کرتا ہے۔ قرآن کریم مسلمانوں کے ایمان کے مطابق اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور جو کچھ ان الفاظ میں کہا گیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالےٰ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ کہ انسانی قوتوں کے امکانات کتنے وسیع ہیں۔ اور ان قوتوں کے استعمال کرنے کے دائرے کہاں تک پہونچتے ہیں۔

چونکہ اسلام ایک روحانی دین ہے۔ اور اس کا حقیقی مقصد جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریح فرمائی ہے یہ ہے کہ پہلے انسان کو حیوان سے بلند کر کے انسان کے درجہ تک پہونچایا جائے۔ یعنی ان جذبات کو جو اللہ تعالےٰ نے انسان میں رکھے ہیں ایک ضابطہ میں لایا جائے۔ اور ان کو غلط روی سے روکا جائے۔ مثلاً انسان کی فطرت میں کسی خلاف طبع حرکت پر غصہ آنے کا جذبہ رکھا گیا ہے۔ ایک حیوان کو جب غصہ آتا ہے تو وہ نیک و بد پر غور نہیں کرتا۔ بلکہ غصہ کے جذبہ سے ایسا اندھا ہو جاتا ہے۔ کہ جو کچھ اس کے سامنے آتا ہے۔ اس کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح جو انسان غصہ سے بیتاب ہو کر ایسی حرکت کرتا ہے۔ وہ بھی دراصل حیوان ہی کہلائے گا۔

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں غصہ کی حالت میں اندھا نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اس جذبہ کا اظہار بر وقت ہے یا نہیں۔ غصہ بذات خود برا نہیں بلکہ انسانی فطرت میں ایک نہایت ضروری جذبہ ہے۔ البتہ اس کا استعمال برا ہو سکتا ہے۔ اور اسی طرح اس کا صحیح استعمال مفید بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً کسی کام کے وقت یا دشمن کے دفاع کے وقت جو جوش پیدا ہوتا ہے۔ وہ دراصل اسی جذبہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جب ایک انسان اس جذبہ کے صحیح اور غلط استعمال میں تمیز کرنے کی عادت بنا لیتا ہے۔ تو گویا وہ حیوان کے درجہ سے بلند ہو کر انسان کے درجہ پر پہونچ جاتا ہے۔ اب اس کے لئے صحت مند زندگی کا راستہ کھل جاتا ہے۔ اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے وہ جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے با اخلاق انسان بن جاتا ہے۔ اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بن جاتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ ارتقا بغیر محنت کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جتنی جتنی کوئی محنت کرتا ہے اتنی اتنی وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ مگر انسان میں صرف غصہ کا جذبہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اور بھی جذبات ہیں۔ مثلاً ہمدردی کا جذبہ ہے۔ اس جذبہ کا بھی صحیح اور غلط استعمال ہو سکتا ہے۔ ایک ماں جو اپنے بچہ کو اسی جذبہ کی وجہ سے پالتی ہے۔ اگر وہ اس کا غلط استعمال کرے گی۔ اور ضرورت سے زیادہ لاڈ پیار ظاہر کرے گی تو بچہ بگڑ جائے گا۔ اور آخر میں ماں باپ خاندان اور قوم کے لئے سخت مشکلات کا باعث ہوگا۔ لیکن ایک سمجھدار ماں اسی جذبہ کے صحیح استعمال سے نہ صرف بچہ کے لئے مفید ہو سکتی ہے بلکہ اپنا اخلاق بھی بلند کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ماں کو سخت محنت اور مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حیوان سے انسان اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بننے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

لیس للانسان الا ما سعیٰ

کوئی شخص اس وقت تک انسانی زندگی کی ارتقائی منازل طے نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ بالارادہ کوشش نہ کرے۔ اور کبھی وہ انسانی زندگی کے مقصد یعنی با خدا انسان کے درجے کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ محنت نہ کرے۔

جو لوگ بغیر محنت کے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو آنکھوں سے دیکھ لیں۔ یا اس سے ہم کلام ہوں۔ جیسا کہ بعض منکران خدا کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی خدا ہے تو ہمیں دکھاؤ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب دنیا کے معمولی کاموں میں محنت کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی بغیر محنت کے اپنی زندگی کے منتہا کو پالے۔ اس کے لئے تو انتہائی محنت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی تو انسانی زندگی کا مرکزی مقصد ہے۔ جب چھوٹے چھوٹے مقاصد کے حصول کے لئے بے پناہ کوشش درکار ہوتی ہے۔ تو وہ چیز جو ان چھوٹے چھوٹے مقاصد کا دراصل مجموعہ ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے بغیر محنت و مشقت کے کس طرح کامیابی ہو سکتی ہے۔ جب ہم تمام چھوٹے چھوٹے مقاصد میں ایک توازن قائم کر کے آگے آگے قدم بڑھائیں۔

یہ اتنا عظیم مقصد ہے کہ سچی بات تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر باوجود اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرنے کے اس مقصد کو حاصل ہی نہیں کر سکتے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نہایت تفصیل کے ساتھ ان اعمال کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کو انسان بجا لا کر اس ارتقا کی منازل طے کر سکتا ہے۔ ہم ان تفاصیل میں یہاں نہیں جا سکتے۔ مگر یہ امر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالےٰ نے بار بار تاکید فرمائی ہے کہ

امنوا و عملوا الصالحات

یعنی ایمان لاؤ اور اعمال صالحہ بجا لاؤ۔ ساتھ ہی ہمیں شروع میں یہ بھی دعا سکھائی ہے کہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی اے اللہ تعالےٰ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ اس امر کا دعائیہ انداز میں ہونا خود اس بات کو واضح کرتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ارتقا کے دوران میں اعمال صالحہ میں اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرنے کے باوجود جب تک اللہ تعالےٰ کی جناب میں دعائیں نہ مانگتا رہے کہ وہ اس کی مدد کرے۔ اتنے عظیم کام میں ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا کا راستہ یعنی انسانی زندگی کے کلی ارتقا کا راستہ اتنا پر از مشکلات ہے کہ اس کا پہلا قدم بھی اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر صحیح نہیں پڑ سکتا۔ اور بغیر دعا کے چارہ ہی نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندے جہاں ضروری کوشش ترک نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالےٰ کے بتلائے ہوئے اعمال بجا لانے کے لئے پوری پوری سعی کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ زور دعاؤں پر ڈالتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جس انسان کو کھڑا کرتا ہے وہ تنہا کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے پاس کوئی دنیاوی طاقت کے ذرائع نہیں ہوتے۔ اور جو لوگ اس کی جماعت میں شامل ہوتے ہیں وہ بھی دنیاوی ذرائع سے محروم ہوتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ اپنا قادر مطلق ہونا ثابت کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کا زیادہ زور دعاؤں پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور اس طرح ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کا وجود اور اس کا قادر مطلق ہونا ثابت ہوتا ہے تو دوسری طرف خود ان نبیوں کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ جو اس کے نام پر کھڑے ہوتے ہیں۔

تاریخ اسلام میں دعاؤں کا خاص مقام ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں نے دعا ہی سے کامیابیاں حاصل کیں۔ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے اس رات جب اگلے دن آپ کو گرفتار کیا جانا تھا ایک معرکۃ الآراء دعا ہے۔ جو ہمارے ایمان کے نزدیک اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی۔ اور آپ کو بچا لیا۔ پھر وہ عظیم دعا جو سرور کائنات خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روز بدر میں اللہ تعالےٰ کے حضور کی ایک عظیم الشان نشان ہے جو قیامت تک قائم رہے گا۔ ۳۱۳ بے سرو سامان بندگان حق کا ایک پورے مسلح اپنے سے تین گنا بڑے لشکر کو میدان سے بھگا دینا اسی دعا کی قبولیت کا ثبوت ہے۔ اسی دعا کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کو مومنین کی مدد کے لئے بھیجا۔ بے شک مومنین نے قریش کے مقابلہ میں اپنی قوت بازو کا پورا پورا استعمال کیا۔ مگر یہ دعا کا اثر تھا کہ ان کی قوت بازو سہ گنی چار گنی بڑھ گئی۔ اور وہ کامیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اپنے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمام دنیا کے کناروں تک پہونچانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کا بھی حقیقی دار و مدار دعاؤں پر ہی ہے۔ اس لئے اپنے آقا کی مثال اور تمام نیک بندوں کی مثال کو سامنے رکھنا اور پوری پوری کوشش اور محنت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کے سامنے عاجزی اور خشوع و خضوع سے جھکتے رہنا ہی ہمارے مقاصد کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ اس لئے آؤ ہم دعا میں جھک جائیں

ایاک نعبد و ایاک نستعین

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الناصر خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللّٰہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ

برادران!

السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ

گذشتہ ایام میں خشک سالی کی وجہ سے یا تو جماعت کے لوگ چندہ بھجوا نہیں سکے اور یا وہ پہنچ نہیں سکا۔ اس وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے قریباً ایک لاکھ سے زیادہ بقائے باقی ہیں اور تحریک جدید کے قریباً ساٹھ ستر ہزار بلکہ گذشتہ بقائے ملا کر قریباً ڈیڑھ دو لاکھ۔ یہ درست ہے۔ کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے۔ کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے۔ تو آپ خود سمجھ لیں۔ کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے۔ مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللّٰہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللّٰہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔ تحریک جدید کے دو مہینے کے اخراجات باقی ہیں۔ لیکن آج ۱۰ تاریخ آ چکی ہے۔ لیکن اس کے کارکنوں کو کوئی گذارے نہیں ملے یہی حال صدر انجمن احمدیہ کا ہے آخر سلسلے کے کام آپ نہ کریں گے تو کون کریگا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں۔ آپ بھی کر سکتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللّٰہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ طالب علمی کے زمانہ میں میرے پاس دو اچھی صدریاں تھیں۔ ان میں سے ایک صدری چوری ہو گئی اور میرے دل کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نے فوراً دوسری صدری بھی نکال کر خدا کی راہ میں دے دی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک مہینہ کے اندر اندر خدا تعالےٰ نے مجھے اتنا روپیہ دیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا۔ اور کئی سال مکہ میں رہ کر میں نے اُسی سے تعلیم پائی پس اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو۔ اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

(۱)

دل کے غم دل میں چھپا سکتے ہیں ہم
درد کو آنسو بنا سکتے ہیں ہم

دی گئی آہِ سحر گاہی ہمیں
عرش و کرسی کو ہلا سکتے ہیں ہم

(۲)

پھر ہمیں احساسِ غم بخشا گیا
لطفِ غم بھی بیش و کم بخشا گیا

لذّتِ سوزِ دروں ہم کو ملی
کس قدر تیرا کرم بخشا گیا

(۳)

یہ وہی شے ہے جو پہلوں کو ملی
غم نئے ہیں یہ، نہ یہ صدمے نئے

شکر للّٰہ سینکڑوں سالوں کے بعد
پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

عبدالمنان ناہید

کراچی کے احمدی احباب کارپوریشن کے انتخابات میں مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دیں

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے گذشتہ جمعہ میں حسب ذیل اعلان فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کراچی کے تمام حلقوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کو اپنے اپنے حلقہ کے جملہ احمدی احباب کو ہدایت دے دینی چاہیئے۔ کہ وہ کراچی کے کارپوریشن انتخابات میں اپنا ووٹ مسلم لیگ کے حق میں دیں۔

دعوت ولیمہ

بابو شیخ محمد صاحب شرما پوسٹ ماسٹر کراچی ۳ نے اپنے لڑکے منصور محمد شرما کی دعوت ولیمہ مورخہ ۲۲ مارچ کو دی۔ جن کی شادی گذشتہ دنوں ہمراہ صادقہ بیگم دختر ڈاکٹر حاجی خاں صاحب کراچی کے ساتھ ہوئی ہے۔ دعوت میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ اللّٰہ تعالےٰ مبارک کرے۔

پتہ مطلوب ہے

سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز تحریر فرماتے ہیں:۔

مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے موجودہ پتے سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں۔ یا ان صاحبان کا کسی کو علم ہو۔ تو وہ بھی ان کے پتے سے مطلع فرماویں۔

(۱) نور محمد صاحب شاعر احمدی بزبان ہندی ولد قبول خاں صاحب ساکن بستی دنداں ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خاں وصیت ۹۰۴۳ (۲) پیر شریف احمد صاحب ولد مولوی احمد بخش صاحب موضع سرگودھا ضلع سرگودھا وصیت ۱۱۴۸۴۔ (۳) غلام احمد صاحب ولد چودھری عنایت خاں صاحب موضع دولت پور ڈاکخانہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور وصیت ۹۸۷۴۔

(۴) شاہ محمد صاحب ولد نور محمد صاحب موضع دتہ مک ڈاکخانہ خاکی مکھی ضلع جھنگ وصیت ۹۰۳۴

(۵) سردار محمد حیات خاں صاحب ولد سردار غلام محمد خاں صاحب موضع کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخاں وصیت ۹۶۱۵۔ (۶) نور الٰہی صاحب ولد امام بخش صاحب موضع چھینہ بھٹیاں ڈاکخانہ گوڑیواہ ضلع گورداسپور وصیت ۸۲۵۴۔

دعائے مغفرت

مکرمی حافظ عبدالرحمٰن صاحب آف ڈیرہ غازیخاں عربی ٹیچر چک ۱۲/۵ ایل فردوس ضلع منٹگمری ایک ہفتہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر مورخہ ۳/۳/۵۳ کی رات کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اس سے قبل ۳ کو مرحوم کی اہلیہ رحمت الٰہی صاحبہ فوت ہو گئی تھیں۔ اب ان کی یادگار ایک لڑکا اور ۳ لڑکیاں ہیں۔ سب بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان بچوں اور ان کے والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار [illegible]

سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

تعلقات استوار رکھنے کا بہترین ذریعہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا بڑا آدمی آئے۔ تو اس کا واجبی اکرام کیا کرو۔

تشریح:۔ ملکوں اور قوموں اور پارٹیوں کے تعلقات کو استوار رکھنے کا بہترین ذریعہ ایک دوسرے کے لیڈروں کا اکرام اور احترام ہے۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بھی مسلمانوں کو سخت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ یہ حدیث جو اسی قسم کی دوسری بہت سی حدیثوں میں سے بطور نمونہ لی گئی ہے۔ اس سنہری ارشاد کی حامل ہے۔ اختلافات جس طرح افراد کے درمیان ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قوموں اور ملکوں کے درمیان بھی اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ان اختلافات کے زہر کے کم کرنے کا بہترین ذریعہ ایک دوسرے سے حسن اخلاق سے پیش آنا ہے۔ اور اس تعلق میں دوسری قوموں اور پارٹیوں کے لیڈروں کا واجبی احترام کرنا بڑا بھاری اثر رکھتا ہے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جب بھی تمہارے پاس کسی قوم یا پارٹی کا کوئی رئیس یا لیڈر آئے۔ تو خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ اس کے ساتھ واجبی احترام سے پیش آؤ۔ اور اس کے خاطر خواہ اکرام میں ہرگز غفلت سے کام نہ لو۔ اس زریں ہدایت میں مہمان نوازی اور حسن اخلاق اور حسن سیاست تینوں صفات حسنہ کا بہترین خمیر ہے۔

اس بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی اسوہ یہ تھا۔ کہ گو آپ نہایت درجہ سادہ مزاج تھے۔ اور لباس اور خوراک میں کوئی تکلف کا پہلو نہیں تھا۔ مگر آپ نے بیرونی قوموں کے وفدوں کے استقبال کے لئے خاص لباس رکھا ہوا تھا۔ اور جب بھی کوئی وفد آتا تھا۔ آپ اس خاص لباس کو پہن کر اس سے ملاقات فرماتے تھے۔ تاکہ آپ باہر سے آنے والے مہمانوں کا واجبی اکرام کر سکیں۔ اور آپ کو وفود کے اکرام کا اتنا خیال تھا۔ کہ مرض الموت میں وصیت فرمائی۔ کہ میرے پیچھے وفدوں کے اکرام میں کمی نہ آنے دینا۔ ایک دفعہ ایک سفیر نے آپؐ کے روبرو گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم ایک قوم کے سفیر ہو کر آئے ہو۔ اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مکہ فتح ہوا۔ تو آپؐ نے عام اعلان فرمایا۔ کہ جو شخص مقابلہ سے دستکش ہو کر اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے گا۔ اور دوسروں کے گھروں میں جا جا کر سازشوں کی سکیمیں نہیں سوچے گا۔ وہ ہماری طرف سے امن میں ہے۔ اس پر ابوسفیان رئیس مکہ نے کہا۔ کہ میں قریش کا سردار ہوں۔ کچھ میرا بھی اکرام ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ آپ کا گھر مستثنیٰ ہے۔ پس جو شخص اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے گا۔ یا آپ کے گھر میں پناہ لے گا۔ وہ ہماری پناہ میں ہے۔ الغرض آپ نے دوسری قوموں کے لیڈروں کا انتہائی اکرام کیا۔ اور اپنے صحابہؓ کو اس کی تاکید فرمائی۔ اور یہی وہ تعلیم ہے۔ جو دنیا میں امن اور دلوں کی صفائی کا موجب بن سکتی ہے۔

مزدوروں کے حقوق

عن عبد اللہ بن عمر رضؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مزدور کو اس کے پسینہ کے خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیا کرو۔

تشریح:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں قوموں کے رئیسوں اور لیڈروں کے واجبی اکرام کی تاکید فرمائی۔ وہاں غریبوں اور کمزور لوگوں کے حقوق کا بھی پورا پورا خیال رکھا ہے۔ اور چونکہ مزدور طبقہ عموماً غربت کی انتہائی حالت میں ہوتا ہے۔ اس لئے آپؐ نے مزدوروں کے حقوق کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسے اجرت دو۔ ان حکیمانہ الفاظ میں آپ کی غرض صرف یہی نہیں تھی۔ کہ اجرت کی ادائیگی میں جلدی کی جائے۔ اور بس۔ بلکہ دراصل ان الفاظ میں مزدوروں اور غریبوں کے حقوق کی طرف عمومی توجہ دلانا اصل غرض تھی۔ اور چونکہ اجرت کی بروقت ادائیگی مزدور کے حقوق کا سب سے ادنیٰ حصہ ہوتا ہے اس لئے آپؐ نے مثال کے طور پر اس ادنیٰ حصہ کا ذکر کرکے تاکید فرما دی۔ کہ ادنیٰ حصہ کی طرف توجہ خود بخود اعلیٰ حصوں کی حفاظت کا موجب بن جائے۔ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ جو مصلح اجرت کی ادائیگی کے لئے مزدور کے پسینہ خشک ہونے کی بھی مہلت نہیں دیتا۔ وہ دراصل ان الفاظ میں یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ مزدور کو اس کی پوری پوری اجرت دو۔ اس کے واجبی آرام کا خیال رکھو۔ اور اس پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالو۔ جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ چنانچہ جو تعلیم آپ نے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں دی ہے۔ یا جو ارشاد آپ نے اسلامی اخوت اور اسلامی مساوات کے متعلق فرمایا ہے۔ (جس کی کسی قدر تفصیل خاکسار مؤلف کی کتاب سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم وسوم میں بیان کی جا چکی ہے) وہ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غریب طبقہ کے کتنے ہمدرد تھے۔ اور ان کے حقوق کے کس درجہ محافظ تھے۔

آپ نے انفرادی جدوجہد کے محرک کو زندہ رکھنے اور ہر شخص کو اس کی ذاتی سعی کے ثمرہ سے حصہ دینے کے لئے بے شک انفرادی جائیداد کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مگر ساتھ ہی زکوٰۃ اور حرمتِ سود اور تقسیم ورثہ وغیرہ کے زریں اصولوں کے ذریعہ دولت کو سموتے رہنے کی بھی ایک موثر مشینری قائم فرما دی۔ اور جو فرق پھر بھی باقی رہ جائے۔ اس کے متعلق غریبوں کی دلداری کے لئے فرمایا۔ کہ تم لوگ اگر ایمان پر قائم رہو۔ تو امیروں کی نسبت پانچ سو سال پہلے خدا کی جنت میں جاؤ گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آخرت کی جاودانی زندگی کے مقابل پر دنیا کی چار روزہ زندگی کیا حقیقت رکھتی ہے۔ اور پھر یہ کہتے ہوئے غریبوں کی مزید عزت افزائی فرمائی۔ کہ الفقر فخری۔ یعنی دیکھو میں نے اپنے واسطے بھی دنیا کی کوئی دولت جمع نہیں کی۔ بلکہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تم ہی میں سے ایک ہوں۔ اور اس فقر میں ہی میرا فخر ہے۔

بدترین دعوت کونسی ہے

عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یدعیٰ لھا الاغنیاء ویترک الفقراء ومن ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ بدترین دعوت وہ ہے۔ جس میں امیر لوگ تو بلائے جائیں۔ مگر غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اور جو شخص کسی کی دعوت کو رد کرتا ہے۔ وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے

تشریح:۔ اسلام نے دولت کو سمونے اور غریب و امیر کے فرق کو کم سے کم حد کے اندر محدود کرنے کی جو کوشش کی ہے۔ وہ ظاہر و عیاں ہے۔ اس تعلق میں سب سے زیادہ باعثِ تکلیف اور باعثِ اعتراض تمدنی میل ملاقات کا فرق ہوتا ہے۔ جو گویا امیروں اور غریبوں کو دو علیحدہ علیحدہ کیمپوں کی صورت دیکر ان کے اندر ایک دائمی رقابت اور کشمکش کا رنگ پیدا کر دیتا ہے۔ اسلام نے اس کشمکش کو دور کرنے اور اس جذباتی فرق کو سمونے کے لئے انتہائی کوشش کی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے تو اسلام نے سارے مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دے کر ایک لیول پر کھڑا کر دیا ہے۔ اور پھر حقوق کے معاملہ میں سب کے واسطے ترقی کا ایک جیسا رستہ کھول کر ملکی اور قومی عہدوں کو کسی ایک فریق کی اجارہ داری نہیں بننے دیا۔ بلکہ حکم دیا ہے۔ کہ قومی اور ملکی عہدہ داروں کا انتخاب بلا لحاظ غریب و امیر اور بلا لحاظ قوم و قبیلہ محض اہلیت کی بناء پر ہونا چاہیئے۔

اس کے علاوہ غریبوں اور امیروں میں تمدنی تعلقات کو ترقی دینے اور انہیں گویا ایک خاندان کی صورت میں اکٹھا رکھنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی امیر شخص دعوت کرے۔ تو اس میں لازماً غریبوں کو بھی بلائے۔ اور جب کوئی غریب شخص دعوت کرے۔ تو امیر لوگ ایسی دعوت میں شرکت سے ہرگز انکار نہ کریں۔ چنانچہ موجودہ حدیث اسی ارشاد پر مشتمل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اور کن زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ ”بدترین دعوت وہ ہے جس میں امیر لوگوں کو تو بلایا جائے۔ مگر غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔“ اور پھر دوسری طرف امیروں کو متنبہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی غریب شخص تمہاری دعوت کرے۔ تو تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہالینڈ کی سرزمین میں نورِ اسلام کی ضیا پاشیاں

جماعت احمدیہ کے ہالینڈ مشن کی کامیاب تبلیغی مساعی

— ڈچ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے
— رسالہ الاسلام کی اشاعت
— ہالینڈ کی اخباری دنیا میں اسلام کا چرچا

— از مکرم غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن —

(۲)

ترجمۃ القرآن

بہت سا وقت ترجمۃ القرآن ڈچ کے لئے وقف رہا۔ خاکسار ہر روز دو تین گھنٹہ ایک دوست کے ساتھ ترجمہ کی تصحیح پر صرف کرتا رہا۔ پھر اس کا مقابلہ انگریزی اور عربی سے بھی کیا جاتا رہا۔ اور پوری تسلی کر لینے کے بعد چھاپہ خانہ والوں کے حوالہ کیا جاتا رہا۔ چھاپہ والوں کی طرف سے بھی پروف وغیرہ ملتے رہے جن کی نظرِ ثانی کے بعد پھر انہیں واپس کئے جاتے رہے۔ اب تک دس پاروں کا ترجمہ سیٹ ہو چکا ہے۔ عربی متن کے قریباً ۱۵ پاروں تک بلاکس بن چکے ہیں۔ پہلے سولہ صفحات بطور نمونہ چھپوا کر ایک کاپی مرکز میں اور بعض ڈچ پروفیسروں اور دیگر احباب کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ تا ان کی رائے بھی معلوم کی جا سکے۔ انگریزی اور جرمن ترجمہ کی چھپائی کے نمونے بھی تیار ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ دو ماہ تک ڈچ ترجمہ تیار ہو سکے گا۔ انشاء اللہ

اشاعت

ہالینڈ میں مسئلہ تناسخ کی طرف لوگوں کا بہت میلان ہے۔ جس کی وجہ سے اس موضوع پر لکھنا نہایت ضروری تھا۔ بعض لوگ جو متلاشی حق ہیں وہ مسئلہ تناسخ کو سنکر یونہی اس طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس مسئلہ کی تائید میں جو باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ وہ اہل مغرب میں سے متلاشیان حق کی دلکشی کا موجب ضرور ہوتی ہیں۔ اور اگر انسان زیادہ غور نہ کرے۔ تو ان باتوں کو معقول خیال کرتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کی خاطر اس مضمون پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنا نہایت ہی ضروری ہے۔ مگر ہمارے ذرائع آمد اتنے نہیں۔ کہ ہم ایسے مسائل پر کتب چھپوا سکیں۔ اور دوسری طرف خاموشی اختیار رکھنا بھی متلاشیانِ حق کے لئے ضرر رساں ہے۔ لہذا ہم نے سائیکلو سٹائل کر کے مختصر سا رسالہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مسٹر عبد اللہ خان اوننک اور خاکسار نے ۲۰ صفحات پر مشتمل ایک رسالہ تیار کیا۔ جس میں اہل تناسخ کے خیالات کی عقل و فکر کی روشنی میں تردید کرتے ہوئے اسلامی تعلیم حیات بعد الموت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں پیش کیا گیا۔ یہ رسالہ مسئلہ تناسخ کے معتقدین کے لیڈروں کو بھی بھیجا جائے گا اور ان سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ اور جو اعتراض بھی ہو۔ وہ ہمیں لکھیں۔ تاکہ اس کی دوسری قسط میں ان اعتراضات کی تشریح کی جا سکے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو پیش کرنے کے لئے دیر سے ایک رسالہ کی ضرورت پیش آ رہی تھی۔ کیونکہ جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی سنیں تو انہیں حضور کے دعوے اور تعلیم وغیرہ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر وہ حضور کی صداقت بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا رسالہ تحریر کی گئی۔ جو کہ اللہ کے فضل سے چھپ چکا ہے۔ اس میں سب سے پہلے مختلف مذاہب کی حالت اور موعود کی انتظار کو مختصر الفاظ میں پیش کرتے ہوئے حضور کا دعوےٰ حضور ہی کے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ بعد میں حضور کے دعوے کے ثبوت میں قرآن مجید اور بائیبل کی روشنی میں چند دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ جن کے بعد حضور کی تعلیم اور موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والی بعض پیشگوئیاں حضور کے اپنے الفاظ میں بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ دیتے ہوئے نظام خلافت اور جماعت احمدیہ کی ترقی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس رسالہ کے پڑھنے والوں پر حضور کی تعلیم کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

ج رسالہ الاسلام باقاعدہ جاری ہوتا رہا۔ جس میں پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کیا جاتا رہا۔ اللہ کے فضل سے ہمارے رسالہ کا ناظرین پر اچھا اثر رہتا ہے۔ مکرم مسٹر ولیان اس سلسلہ میں نہایت شوق سے کام کرتے ہیں۔

ہالینڈ کی اخباری دنیا میں اسلام و احمدیت کا تذکرہ

عرصہ زیر رپورٹ میں دو اخباروں کے نمائندوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ ایک ان میں سے کیتھولک فرقہ کے نوجوانوں کے اخبار کے نمائندہ تھے۔ دو گھنٹہ تک مختلف امور کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ انہیں اسلام اور عیسائیت کا اختلاف نہایت واضح الفاظ میں بتلایا گیا۔ بعد میں انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اس انٹرویو کے متعلق ایک مختصر سا مقالہ سپرد قلم کیا جو کہ ان کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ اس مقالہ کے لکھنے والے نے نہایت ہی مناسب رنگ میں ہمارے مشن اور اسلام کا ذکر کیا۔ جس کا عنوان "ہالینڈ میں لا الہ الا اللہ کہنے والے ڈچ" رکھا ہے۔ اس عنوان کے تحت مقالہ نگار لکھتے ہیں

"احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے انچارج غلام احمد بشیر ہیں جو کہ اچھے ملنسار پاکستانی مسلم مشنری ہیں۔ وہ اپنے بال بچوں کو بلا تامل دور پیچھے چھوڑ کر ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے لئے آئے ہیں۔ اس وقت تک ۱۲۱ ڈچ مسلمان ہو چکے ہیں۔ مسٹر بشیر عنقریب کمیٹی سے ہیگ میں مسجد بنانے کی اجازت کے متوقع ہیں۔ تب مسجد کے منارے سے پانچ دفعہ روزانہ لا الہ الا اللہ کی پکار سنائی دیا کرے گی۔

ہماری دلچسپ گفتگو کے دوران میں اس مسلم مشنری نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں قادیان کے مقام پر حضرت احمد نے خدا تعالےٰ سے الہام پا کر کہ وہ ہی موعود اقوام ہیں اور خدا تعالےٰ کے پیامبر ہیں۔ رکھی۔

جماعت احمدیہ کے عقائد

جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

(۱) خدا تعالےٰ ایک ہی ہے لہذا وہ تین پر مشتمل نہیں ہے (۲) خدا تعالےٰ ابتدا سے اپنے پیامبر بھیجتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی جب ضرورت پیش ہوگی ایسا ہی کرتا رہے گا۔ اس وجہ سے مسلم (حضرت) ابراہیم۔ حضرت موسےٰ۔ عیسےٰ۔ بدھ اور زرتشت۔ کنفیوشس (علیہم السلام) کو ایک ہی صف میں کھڑا کرتے۔ اور ان کی (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرح ہی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ لہذا وہ یہ نہیں مانتے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں

(۳) وہ پیدائشی گناہ کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ ہر انسان ان کے نظریہ کے مطابق پاک فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

(۴) وہ ہمیشہ کی جہنم کے بھی قائل نہیں ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے۔ کہ جہنم وقتی چیز ہے۔ جس کو ہسپتال سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ یعنی کہ گنہگار کو وہاں روحانی بیماریوں سے صحت ملے گی۔

(۵) ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنی اس لعنتی موت سے آخری وقت پر بچا لیا تھا۔ اور وہ اپنے اس عقیدہ کا بڑے زور سے اثبات کرتے ہیں۔

(۶) کیتھولک مذہب کے خلاف ان کا عقیدہ ہے کہ کوئی بھی کسی کے گناہ نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ ہر ایک کو اپنی صلیب آپ اٹھانا پڑے گی۔ کیتھولک مذہب کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ کسی بزرگ کی نیکیاں دوسروں کے کام آ سکتی ہیں۔ بھی ان کے اس نظریہ کے خلاف ہے۔

ماہ رمضان۔ روزوں کا مہینہ

اسلام کے مذہبی فرائض حسب ذیل ہیں

(۱) پانچ وقت ہر روز نماز کی ادائیگی

(۲) زکوٰۃ۔ (۳) رمضان کے مہینہ میں تیس روزے رکھنا۔ طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کھانا اور ہر قسم کا پینا ممنوع ہے۔

(۴) زندگی میں ایک دفعہ حج کے لئے مکہ کا سفر اختیار کرنا

مسلمانوں کے فرائض مذہب بہت مشکل ہیں۔ مگر وہ ان فرائض کو ادا کر کے اللہ تعالےٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہر ملک میں جہاں بھی وہ ہوں اس غرض کے لئے پوری کرتے ہیں

("Karakter" Blad voor Jongeren

بابت ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء۔ دی ہیگ)

(باقی)

مغرب زدگی

(منقول از روزنامہ جنگ ۱۸ اپریل ۱۹۵۳ء)

کچھ مدت سے یہ اصطلاح ہمارے قدیم الخیال طبقے میں بہت عام ہو چکی ہے۔ اور جو شخص معاشی و معاشرتی مسائل پر ان فکری علوم اور انسانی تجربات کی روشنی میں اظہار خیال کرتا ہے۔ جو یورپ نے گذشتہ دو تین صدیوں میں حاصل کئے ہیں۔ اس کو بعض جمود پسند اشخاص "مغرب زدگی" کا مریض قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ نوع انسانی نے اپنی پوری تاریخ میں باہمی تبادلہ افکار اور ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کیا ہے۔ مسلمانوں نے اپنے ثقافتی دور میں ہند و یونان کے علوم سے فائدہ اٹھایا جب ان کی ثقافت نے دنیا میں اپنی برتری کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ تمام مشرق و مغرب نے ان سے کسب فیض کیا جس کے آثار و نتائج دنیا کے مفکرین اور مورخین پر روشن ہیں۔ اب مسلمانوں کی ثقافت ضعف و جمود کا شکار ہو رہی ہے۔ اور مغربی قومیں اس راستے پر بہت تیزی سے گامزن ہو رہی ہیں تو لازمی اور طبعی ہے کہ مسلمان مغرب سے وہ تمام علوم و فنون اور اسالیب فکر سیکھیں جن کی وجہ سے آج مغربی قومیں عزت و اقبال کا پرچم اڑا رہی ہیں۔

معترضین کی اصلی اور پست ذہنیت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب وہ مغرب زدگی کی شکایت کرتے ہوئے اقوام مغرب کے ان اعمال و رجحانات پر انگلی رکھتے ہیں جو ہمارے ضابطۂ اخلاق کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ اور اس بنا پر مغرب کی پیروی کو مردود و مطرود قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ کوئی شخص بقیام ہوش و حواس یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں مغرب کے نقائص و عیوب کو بھی اختیار کر لینا چاہیئے۔ اور نہ انہیں بھی لازمۂ ترقی سمجھنا چاہیئے۔ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ اور دین فطرت نے بھی یہی سکھایا ہے۔ کہ خذ ما صفا ودع ما کدر۔ جب مسلمانوں نے ہند و یونان سے فیض حاصل کیا تھا۔ انہوں نے کسب فیض کے اس اقدام کو صرف علوم فکری تک محدود رکھا تھا۔ اور جب مغربی ممالک نے مسلمانوں سے تہذیب و تمدن کے سبق سیکھے تھے۔ تو انہوں نے بھی وہی چیزیں اخذ کی تھیں۔ جو مسلمانوں کے لئے موجب ترقی و عروج ثابت ہوئی تھیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی باہمی فرقہ آرائی اور بیکار عقائد اور تقدیر پرستی اور دوسرے عیوب کو قابل تقلید قرار نہیں دیا تھا۔ حالانکہ مسلمانوں کے تمدن کی انتہائی ترقی کے دور میں بھی مسلمان ان عیوب سے پاک نہ تھے یہ عجیب عقائد اور فرقہ آرائی اور تکفیر کے ہنگامے عین اس زمانے کی پیداوار ہیں جب امیہ و عباسیہ کا سارے جہان میں طوطی بول رہا تھا۔

مغربی ممالک نے مسلمانوں کا لباس اختیار کیا ان کے کھانے پینے۔ اٹھنے۔ بیٹھنے کے آداب اختیار کئے۔ ان کی علم دوستی اور انسان پروری کی تقلید کی۔ ان کے قومی کردار سے استفادہ کیا۔ انہوں نے عربوں کی تقلید میں دار العلوم قائم کئے۔ بلاد و امصار کی آبادکاری اور آبپاشی اور زراعت و فلاحت و صنعت میں ان کی شاگردی اختیار کی لیکن ان کے کسی طبقے نے ان کو مشرق زدگی کا طعنہ نہ دیا۔ ان کے بڑے بڑے علماء و حکماء نے بو علی سینا۔ رازی۔ ابن رشد۔ جابر بن حیان اور دوسرے اکابر علم کی کتابوں کو حرز جان بنایا۔ لیکن کسی نے نہ کہا۔ کہ وہ مشرقیوں اور خصوصاً مسلمانوں کے آگے زانوئے تلمذ تہ کرکے مغرب کی تذلیل کا باعث ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ مغربی اقوام میں علم کی تشنگی پیدا ہو چکی تھی وہ تہذیب و تمدن اور آزادئ افکار کی اس شمع کے نور پر عاشق ہو چکے تھے جو مسلمانوں نے روشن کی تھی۔ لہذا وہ اس شمع سے بے تکلف کسب ضیا کر رہے تھے۔ اور ان پر مزید عروج و ترقی کی راہیں بھی کھل رہی تھیں۔ لیکن ہمارے ہاں یہ حالت ہے۔ کہ علوم و فنون۔ تہذیب و تمدن۔ آزادئ افکار دستور و آئین۔ علم سیاست۔ معاشیات وغیرہ میں ترقی یافتہ دنیا کے ساتھ ہم قدم ہونا اور پھر نوع انسان کے کارناموں میں اپنے ذوق علمی کی مدد سے اضافہ کرنے کی کوئی تشنگی موجود نہیں الا ماشاء اللہ۔ بعض لوگ مغرب کی ہر ترقی اور کارنامے کی حیثیت کو کم کرنے کے شوقین ہیں۔ اور عام طور پر یہ بے معنی فقرہ جا بجا کہنے کے عادی ہیں۔ کہ اسلام میں سب کچھ ہے۔ یورپ نے کوئی بات پیش نہیں کی۔ اس سے زیادہ مہمل اور بے نتیجہ بات کوئی نہیں ہو سکتی۔ یہ فقرہ زبان سے ادا کرنے کے مستحق وہ اکابر تھے۔ جو اسلام کو اور نوع انسانی کی فعالیتوں میں اس کی ہدایت و رہنمائی کے نکات کو سمجھتے تھے۔ لیکن آج جب کہ پوری دنیائے اسلام کے طول و عرض میں کوئی شخصیت اور کوئی ایسی جماعت موجود نہیں۔ جو اس علم اور اس اہلیت کا دعویٰ کر سکے عالم لوگوں اور رجعت پسند مولویوں اور ان کے شاگردوں کو ایسا دعوےٰ کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اچھی بات جہاں کہیں پائے اس کو وہیں سے اخذ کرے۔ کیونکہ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی پونجی ہے۔ وہ اسے جہاں پائے۔ اس کو اپنا مال سمجھ کر اختیار کرے یہی فطرت کا تقاضا ہے۔ اور یہی اسلام کا حکم ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ مغربی استعمار کے خلاف پرانے تعصب کو بالائے طاق رکھ دیں۔ کیونکہ ان کا ملک اب غیر ملکی جابروں کے تعلق سے آزاد ہو چکا ہے۔ اب ہمیں دنیا بھر کی فتوحات علمی میں اپنا حصہ لینے کے لئے اپنے سینے کو کھول دینا چاہیئے۔ مغرب نے علوم و افکار اور فنون و صناعت کے دور میں جو گذشتہ دو سو سال کی مدت کے اندر وہ ترقی کی ہے۔ جو اقوام ماضیہ نے ہزاروں سال کی سعی و کوشش سے بھی حاصل نہ کی تھی۔ مغرب کی ترقی تمام بنی نوع انسان کی ترقی ہے۔ اور انسانوں کے ہر گروہ کو چاہیئے کہ انتہائی جد و جہد کرکے اپنے آپ کو ترقی یافتہ قوموں کا ہم قدم بنائے تاکہ پوری انسانیت اس عروج پر پہنچ سکے جو اس کے لئے مقدر ہے۔ روشن خیال اور ترقی پسند افراد کو "مغرب زدگی" کے طعنے دے کر جمود پرست طاقتیں قوم کو رجعت کے تاریک غاروں میں دفن کر دینا چاہتی ہیں لیکن جس طرح نور پر ظلمت غالب نہیں آ سکتی۔ یہ لوگ بھی اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ (عبد المجید سالک)

عزیزو! یہ دین کی خدمت کرنے کا وقت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جماعت احمدیہ سے خطاب

"ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کیلئے اب وقت ہے۔ کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے اگر بے ناغہ ماہ بماہ انکی مدد پہنچتی رہے تو وہ اس مدد سے بہتر ہے۔ جو مدت تک فراموشی اختیار کرکے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے۔ اسوقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال وہ صدق دکھاوے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کیلئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کیطرف خاص توجہ دیجائے

تحریک جدید کی آمد میں گذشتہ سال کی نسبت معتدبہ کمی ہے۔ اس کمی کی وجہ سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے کام کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان ایام میں تحریک جدید کے وعدوں اور بقایوں کی ادائیگی کی طرف مخلصین جماعت کی خاص توجہ کی ضرورت ہے اپنا وعدہ آج ہی ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (وکیل المال تحریک جدید)

نفع مند کام

مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال اطلاع دیتے ہیں۔ جو دوست نفع مند تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہوں وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رسالہ مصباح کے ایجنٹ مکرمی شیخ نذیر احمد صاحب ناصر چونکہ ملازم ہو کر باہر چلے گئے ہیں۔ اس لئے آئندہ انسپکٹر بیت المال صاحبان و دیگر خریداران مصباح دفتر رسالہ مصباح سے خط و کتابت کریں۔

سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

بقیہ صفحہ (۴)

کہ اس کی غربت کا خیال کر کے اس کی دعوت رد کر دے اور جو شخص ایسا کریگا۔ فقد عصی اللہ ورسولہ "وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے" اور ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں۔ کہ لو دعیت الی کراع لاجبت یعنی "اگر کوئی غریب شخص بکری کا ایک کھر یا پایہ پکا کر بھی مجھے اپنے گھر پر بلائے تو میں اس کی دعوت کو ضرور قبول کر دوں گا" اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نادانستہ طور پر بلال اور بعض دوسرے غریب مسلمانوں کی کچھ دل شکنی ہو گئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا "ابوبکر جن غریبوں کا دل دکھایا ہے۔ ان کی دلداری کرو کیونکہ ان کی دلداری میں خدا کی خوشنودی ہے"۔ حضرت ابوبکر خود ان لوگوں کے پاس گئے اور عاجزی سے عرض کیا "بھائیو! مجھے خدا کے لئے معاف کرنا میری نیت دلشکنی کی نہیں تھی" کیا اس تعلیم کے ہوتے ہوئے ایک سچی اسلامی سوسائٹی میں کوئی ناگوار طبقے پیدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ صرف وہ [illegible] ہیں جنہوں نے اسلام کی تعلیم کو بھلا رکھا ہے۔

بھارت پاکستان میں مضبوط حکومت دیکھنا چاہتا ہے

نئی دہلی ۱۹ اپریل:۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں پاکستان کے وزارتی انقلاب پر عام ردعمل یہ ہے، کہ بھارت پاکستان میں ایک مضبوط حکومت دیکھنا چاہتا ہے پاک کابینہ میں مسٹر شعیب قریشی کی شمولیت کا یہاں خاص طور پر خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ اور اسے پاکستان و بھارت کے تعلقات کے سلسلہ میں فال نیک سمجھا جا رہا ہے کیونکہ مسٹر شعیب قریشی [illegible] دونوں ممالک کے دوستانہ تعلقات کے علمبردار رہیں سرکاری حلقوں میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے اس اعلان پر ابھی کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا کہ وہ پاک بھارت تنازعات طے کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں گے

جعفر شاہ یا کیانی سرحد کے وزیر اعلیٰ ہونگے

پشاور ۱۹ اپریل:۔ خان عبد القیوم خان کی جگہ سرحد اسمبلی مسلم لیگ پارٹی کی قیادت کے اس وقت دو امیدوار ہیں۔ پارٹی میٹنگ میں اس اعزاز کے لئے سرحد کے دو وزرا کیانی اور جعفر شاہ میں سخت مقابلہ کی امید کی جاتی ہے۔

ناظم الدین وزارت قومی اور بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے (نیویارک ٹائمز)

غیر ملکی اخبارات کے تبصرے

دہلی ۱۸ اپریل: یہاں کے تمام اخبارات نے خواجہ ناظم الدین کی وزارت برطرف کئے جانے کے سلسلہ میں اپنے مقالات افتتاحیہ لکھے ہیں۔ اخبار اسٹیٹسمین نے لکھا ہے۔ کہ گورنر جنرل کو اسی طرح خواجہ ناظم الدین کو برطرف کرنے کا آئینی کی رو سے حق حاصل ہے۔ جس طرح بھارت کے صدر کو پنڈت نہرو کے نکالنے کا حق حاصل ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پنڈت نہرو عوام کی حمایت کی وجہ سے وزیر اعظم ہیں۔ مگر یہ بات خواجہ ناظم الدین کے معاملہ میں صادق نہیں آتی اس لئے پاکستان میں عام انتخاب ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ اور جمہوری اعتبار سے جلد جلد انتخابات ہونے ضروری ہیں۔ نیز خواجہ صاحب نے جس طرح دولتانہ کو الگ کیا تھا وہ مسٹر غلام محمد کے اقدام کے مقابل کم آئینی حیثیت رکھتا تھا۔ اخبار ہندوستان ٹائمز نے اپنے اداریہ کا عنوان قرار دیا ہے "کراچی کی خاموش بغاوت" اور لکھا ہے۔ کہ گو قانونی ذریعہ اختیار کیا گیا مگر جو کچھ کیا گیا۔ اس کی حقیقت ایک بغاوت جیسی ہے۔ اخبار نے گورنر جنرل کے اعلان کو مبہم قرار دیکر لکھا ہے۔ کہ معاشی غذائی اور تجارتی حالات کو اس برطرفی کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ مگر یہ تمام باتیں ایک دن میں پیدا نہیں ہوئیں بہرحال اصل اسباب کچھ اور معلوم ہوتے ہیں۔ اخبار طلاپ نے اس واقعہ کو میاں ممتاز دولتانہ کی وزارت کی برطرفی کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اخبار ویر بھارت نے لکھا ہے کہ خواجہ ناظم الدین نے ملک میں اپنے مخالف ماحول کو دیکھ کر گورنر جنرل کے حکم کو مجبوری مان لیا ہے۔ ورنہ وہ اسے نہ مانتے۔ اخبار ملاپ نے لکھا ہے کہ نئی حکومت سے یہ توقع کہ وہ بھارت سے اچھے تعلقات رکھے گی محض بے سود ہے۔ اخبار الجمعیت نے کہا ہے۔ کہ ہمیں پاکستان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ وہ ہماری دعا ہے کہ پاکستان کو امن اور خوشحالی نصیب ہو۔ اخبار نے نئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی نشریہ تقریر کو سراہا ہے۔ اور کابینہ میں مسٹر شعیب قریشی کی شمولیت پر اظہار مسرت کیا ہے ہندوستان ٹائمز اور الجمعیت دونوں نے خان عبد القیوم خان کی شمولیت کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔ الجمعیت نے خان عبد الغفار خان کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

لندن کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ برطرف شدہ وزراء میں خوراک اور تجارت کے وزیر بھی شامل ہیں۔ اور برطرفی کے اعلان میں مسٹر غلام محمد نے جو سابق وزیر خزانہ بھی ہیں اقتصادی بدحالی اور غذائی قلت پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اگر سیاسی فضا بہتر ہوتی۔ تو پاکستان کی اقتصادی بدحالی کو بہتر طریقے سے سمجھا جاتا۔ اخبار نے پنجاب اور مشرقی بنگال کی رسہ کشی اور "سازشوں" یا مذہبی اختلافات اور فوجی سازش کے مقدمے کا ذکر بھی کیا ہے۔ پاکستان کے حالات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سب کی کوشش یہی ہے۔ کہ وہاں جمہوریت کام کرے۔

واشنگٹن پوسٹ نے نئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی تصویر چھاپی ہے۔ جس میں انہیں جناح کیپ پہنے دکھایا گیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی امریکہ کو تمام دنیا کے غیر ملکی سفیروں سے زیادہ بہتر طریقے سے جانتے اور سمجھتے ہیں وہ ایک بے تکلف اور دوست قسم کے آدمی ہیں۔ انہوں نے یہاں جمہوریت کو کام کرتے دیکھا ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

خواجہ ناظم الدین کی طرف سے ایک خبر کی تردید

کراچی ۱۹ اپریل: معتمد پاکستان مسلم لیگ خواجہ ناظم الدین نے تردید اس اطلاع کو بالکل بے بنیاد بتلایا ہے کہ انہوں نے وزارت عظمیٰ سے اپنی برطرفی کے بعد ملکہ برطانیہ میں اس معاملہ میں مداخلت کی اپیل کی تھی۔

کوریا میں جنگ کے خاتمہ کی اُمید

ٹوکیو ۱۹ اپریل: پے کنگ ریڈیو کی نشریات کے مطابق شمالی کوریا کے کمیونسٹ کمانڈر نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ ابھی جون تک کوریا میں جنگ بندی کے سوال پر ان کا اقوام متحدہ سے کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اور کہا کہ اقوام متحدہ کے کمانڈر انچیف جنرل مارک کلارک نے بھی آج ٹوکیو سے کوریا پہنچنے پر ایک ملاقات میں امید ظاہر کی ہے۔ کہ کوریا میں جلد دائمی جنگ بندی ہونے کا امکان ہے

"ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ اگر چھوڑیں تو گزارہ نہیں چلتا حالانکہ مومن کے لئے خدا خود سہولت کر دیتا ہے۔ یہ تمام اعتبارات کا مجرب علاج ہے۔ کہ مصیبت اور صعوبت میں خدا خود راہ نکال دیتا ہے۔ لوگ خدا کی قدر نہیں کر سکتے جیسے ان کو حرام کے دروازے پر بھروسہ ہے سو لیا خدا پر نہیں "خدا پر ایمان" یہ ایک نسخہ ہے۔ کہ اگر قدر ہو تو چلا جائے۔ کہ جیسے اور عجیب نسخے مخفی رکھے جاتے ہیں سو ویسے ہی اسے بھی مخفی رکھا جائے۔" (البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۱)

سُود اور ایمان!

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء کو ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا "ضرورت پر سودی روپیہ لے کر تجارت وغیرہ کرنے کا کیا حکم ہے" حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "حرام ہے۔ ہاں اگر کسی دوست اور تعارف کی جگہ سے روپیہ لیا جائے۔ اور کوئی وعدہ اس سے زیادہ دینے کا نہ ہو۔ نہ اس کے دل میں زیادہ لینے کا خیال ہو پھر اگر مقروض اصل سے کچھ زیادہ دے دے تو وہ سود نہیں ہوتا بلکہ یہ تو ھل جزاء الاحسان الاالاحسان" اس پر ایک مولوی صاحب نے یہ سوال کیا کہ اگر ضرورت سخت ہو۔ اور سوائے سود کے کام نہ چل سکے۔ تو پھر اس پر حضرت اقدس نے فرمایا "خدا تعالیٰ نے اس کی حرمت مومنوں کے واسطے مقرر کی ہے۔ اور مومن وہ ہوتا ہے۔ جو ایمان پر قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہوتا ہے اسلام میں کروڑ ہا کروڑ ایسے لوگ گزرے ہیں جنہوں نے سود لیا نہ دیا۔ آخر کے حوائج بھی پورے ہوتے ہی رہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے سود نہ لو نہ دو۔ جو ایسا کرتا ہے گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی تیاری کرتا ہے۔ ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شے ہے الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر۔ اگر اسے خیال ہو پھر کیا کرے۔ تو کیا خدا کا حکم بھی بیکار ہے اس کی قدرت بھی بہت بڑی ہے یہود تو کوئی شے ہی نہیں اگر اللہ تعالیٰ حکم کا ہوتا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا۔ اسی طرح ضرورت پر ویسی راہ نکال ہی دیتا ہے کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتی ہے۔ تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے کہ کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا۔ جب تک خدا نہ چھوڑائے ورنہ انسان تو ہر گناہ پر یہ عذر پیش کر سکتا ہے کہ

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے یہ نہایت سخت تاکیدی حکم ہے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچانے کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتہ روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خواجہ ناظم الدین کو مسلم لیگ کی صدارت سے ہٹانے کی تحریک

پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس طلب کیا جائیگا

کراچی ۱۹ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین کو مسلم لیگ کی صدارت سے بھی بے دخل کرنے کی تحریک شروع ہوگئی ہے۔ اس سلسلہ میں مسلم لیگ کے بڑے بڑے لیڈروں نے پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جلسہ طلب کرنے کے لئے کونسل کے ممبروں سے دستخط لینے شروع کر دیئے ہیں۔ کونسل کے جلسہ میں خواجہ ناظم الدین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔ توقع ہے۔ کہ کونسل کا جلسہ آئندہ ماہ مغربی پاکستان میں ہوگا۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے کے لئے کونسل کے پچاس ممبروں کے دستخط لینے ضروری ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریک پیش کی جائے گی۔ اس میں یہ کہا جائیگا۔ کہ وہ مسلم لیگ کے پروگرام پر عمل کرنے اور جماعت کی صحیح قیادت کرنے میں ناکام ہوگئے ہیں۔

حبیب ابراہیم رحمت اللہ کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۹ر اپریل۔ پاکستان کے سفیر متعینہ فرانس مسٹر حبیب رحمۃ اللہ آج رات پیرس سے کراچی پہنچ گئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں غالباً سفارتی تقررات کے ردّو بدل کے سلسلہ میں مشورہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ اور اگر وزیر اعظم نے تجارت کا محکمہ کسی دوسرے وزیر کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو ممکن ہے۔ اس ذمہ داری کے لئے مسٹر حبیب رحمۃ اللہ کو منتخب کیا جائے۔ کیونکہ آپ کا شمار ماہرین تجارت میں ہوتا ہے۔

وزیر اعظم گورنر جنرل ہاؤس منتقل ہوگئے

کراچی ۱۹ر اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی جو امریکہ سے یہاں پہنچنے پر ڈاکٹر عبد المطلب مالک کے مکان میں مقیم تھے۔ گورنر جنرل ہاؤس میں منتقل ہوگئے ہیں۔ توقع ہے کہ چند دن کے اندر اندر سابق وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کے کسی اور جگہ منتقل ہو جانے پر مسٹر محمد علی اپنی سرکاری قیامگاہ میں منتقل ہو جائیں گے۔

نور الامین مرکز میں وزیر مقرر کئے جائیں گے

کراچی ۱۹ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین کو جو آج ڈھاکہ سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔ مرکز میں وزیر مقرر کیا جا رہا ہے۔

پرجا پرلشد کے بعض مطالبات کو منظور کرنے کا اعلان

سری نگر ۱۹ر اپریل۔ شیخ عبد اللہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں نے مختلف کلچرل یونٹوں کو ریاست میں اندرونی خود مختاری دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ کسی یونٹ کو محکوم ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ سری نگر ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ہم آئین سازی میں اسکی گنجائش رکھیں گے۔ انہوں نے پرجا پرلشد پر الزام لگایا۔ کہ وہ سیاست کو فرقہ واریت میں تبدیل کر رہی ہے۔ ایجی ٹیشن

کراچی کے عوام کی طرف سے گورنر جنرل اور نئے وزیر اعظم پر اظہار اعتماد

کراچی ۱۹ر اپریل۔ جب گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور وزیر اعظم مسٹر محمد علی جزیرے سینڈزپٹ سے واپس آ رہے تھے تو پورٹ ٹرسٹ کی عمارت سے گورنر جنرل ہاؤس تک لوگوں کے ہجوم نے نعروں سے گورنر جنرل اور وزیر اعظم کا استقبال کیا۔ کئی جگہ گورنر جنرل نے اپنی کار رکوائی۔ جہاں جہاں کار ٹھیری۔ وہاں وزیر اعظم مسٹر محمد علی باہر آئے۔ اور لوگوں کے پاس جا کر تقریریں کیں۔ ہجوم نے "پاکستان زندہ باد" "غلام محمد زندہ باد" اور "محمد علی زندہ باد" کے پُر جوش نعرے لگائے۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے لوگوں کو پُر سکون رہنے کی ہدایت کی۔ اور ان سے کہا۔ وہ دعا کریں۔ کہ پاکستان اپنی موجودہ مشکلات پر قابو پا کر ترقی اور خوشحالی کی راہ پر چلے۔ وزیر اعظم نے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ یقین دلایا کہ عوام کی حمایت حکومت کے پُر خلوص کام اور اللہ کے فضل سے حالات بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں ایک عرصہ سے باہر تھا۔ اس لئے مجھے اندرونی حالات جاننے میں کچھ وقت لگے گا۔ آپ لوگ ضبط اتحاد اور یقین محکم کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ لوگوں نے وزیر اعظم کو یقین دیا۔ کہ وہ ان کی پوری حمایت کریں گے۔ اور یہ امید ظاہر کی۔ کہ ملک کی مشکلات جلد دور ہو جائیں گی۔

آج عراق کا فوجی وفد پاکستان آ رہا ہے

کراچی ۱۹ر اپریل۔ تین افراد پر مشتمل عراق کا فوجی وفد میجر جنرل سمیع فتاح کمانڈر انچیف رائل عراقی ایرفورس چھ روز کے خیر سگالی کے دورے پر کراچی آ رہا ہے۔ باقی دو ممبر کرنل کاظم آبادی اور لیفٹیننٹ کرنل نافو عبد اللہ ہیں۔ یہ دونوں فضائیہ کے افسر ہیں۔ یہ مختلف فضائی اداروں کو دیکھے گا۔ اور فضائی تربیت گاہوں میں جائیگا۔ مالیر۔ ماری پور۔ ڈرگ روڈ۔ رسالپور اور پشاور کا دورہ کرے گا۔ کورنگی میں وفد کو سلامی دی جائیگی۔

---

۴ کے ذریعہ پاکستان کے ہاتھ مضبوط کر دیئے ہے۔ اگر یہ ایجی ٹیشن کامیاب ہوگیا۔ تو بڑا المیہ ہوگا۔

حکومت برطانیہ گورنر جنرل کے اقدام کو بالکل جائز سمجھتی ہے

کراچی ۱۹ر اپریل۔ پاکستانی کابینہ کو بدل دینے کا جو اقدام گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کیا ہے۔ برطانوی حکومت اسے آئینی طور پر درست سمجھتی ہے۔ اور وہ مسٹر محمد علی کی کابینہ سے اسی طرح تعاون کرے گی۔ جس طرح دو پچھلی حکومتوں سے کرتی رہی ہے۔ یہ خیال لندن میں دولت مشترکہ کے دفتر کے ایک ترجمان نے ظاہر کیا ہے۔ ترجمان نے مزید کہا۔ کہ برطانوی حکومت یہ جاننے کے لئے بیچین ہے۔ کہ نئی حکومت پاکستان اور دولت مشترکہ کے تعلقات کے سلسلے میں کیا پالیسی اختیار کرتی ہے۔

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو برطانوی افسروں نے آج بتایا کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین کی کابینہ کو اپنے آئینی اختیارات کے عین مطابق برطرف کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہوں نے اپنے آئینی اختیارات کی حدود میں رہ کر یہ کام کیا ہے۔ انہیں ایسا کرنے کا پورا حق اور اختیار ہے۔ برطانوی وزارت دولت مشترکہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ برطانیہ میں حکمران وقت ایک حکومت کو برطرف کر سکتا ہے۔ اور مملکت گورنر جنرل جو اس حکمران کا قانونی نمائندہ ہے۔ یہی حق رکھتا ہے لیکن گورنر جنرل یا حکمران اعلیٰ بہت سے معاملات میں کابینہ کے مشورے پر عمل کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں پاکستان کا دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں سے مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ پاکستان ایک نیا ملک ہے۔ برطانوی افسروں نے ان اقتصادی مشکلات پر بھی زور دیا ہے۔ جن کی وجہ سے یہ برطرفی عمل میں آئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے ایسے آدمی چن لئے ہیں جو نظم و نسق کو زیادہ بہتر طریقے سے چلا سکتے ہیں۔ لندن میں نئے پاکستانی وزیر اعظم کے متعلق معلومات کم ہیں لیکن یہ خیال ہے۔ کہ وہ جشن تاجپوشی اور دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن آئیں گے۔

امریکہ میں ناظم الدین کابینہ کی برطرفی کا خیر مقدم

واشنگٹن ۱۹ر اپریل۔ مسٹر محمد علی کے تقرر کی خبر امریکی افسران نے سنی وہ افسران مسٹر محمد علی کو مغربی نظریہ کا ترقی پسند سمجھتے ہیں۔ مسٹر محمد علی امریکہ میں سفیر تھے۔ وہاں حکومت امریکہ سے ان کے تعلقات دوستانہ رہے ہیں۔ امریکی گورنمنٹ کے حکام بہر حال اس وقت تک کچھ کہنے میں محتاط ہیں۔ جب تک نئی حکومت کے متعلق کراچی کا امریکی سفارت خانہ تفصیل مہیا نہ کر دے۔ ابتدائی اطلاعات کی بنیاد پر انہوں نے نوٹ کیا۔ کہ گورنر جنرل نے خواجہ ناظم الدین کی کابینہ کو برطرف کر دیا ہے۔ کیونکہ ملک میں اندرونی تکالیف رونما تھیں۔ یہاں یہ نہیں سمجھا جا رہا ہے۔ کہ پاکستان کی بیرونی پالیسی میں کوئی بنیادی تبدیلی واقع ہوگی۔ کیونکہ نئی کابینہ میں وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ بحال و برقرار ہیں۔ نئے وزیر اعظم کے اس اعلان کا امریکہ میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ کہ وہ بھارت و پاکستان کے تنازعات خصوصاً مسئلہ کشمیر میں مصالحت و مفاہمت کی خاطر وہ آدھی دور تک جانے کو تیار ہیں۔

کانپور میں دفعہ ۱۴۴

کانپور ۱۹ر اپریل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج یہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اس کے تحت ۵ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع اور کسی قسم کے ہتھیار ڈنڈا۔ لاٹھی وغیرہ لے کر چلنے نیز جلسوں اور جلوسوں کی ایک ماہ کے لئے ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ حکم شہر میں مختلف فرقوں کے لوگوں میں تعلقات کشیدہ ہونے کی وجہ سے جاری کیا گیا ہے۔

مشرقی بنگال کے وزراء کراچی آئیں گے

ڈھاکہ ۱۹ر اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے مشرقی بنگال کے ایک اور وزیر مسٹر سلیم کو صلاح و مشورہ کے لئے طلب کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ مسٹر سلیم کل وزیر اعلیٰ نور الامین مسٹر تفضل علی اور خواجہ نصر اللہ کے ساتھ ہوائی جہاز سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ دستور ساز اسمبلی کے ایک رکن مسٹر مرتضیٰ رضا چودھری بھی کل ہی کراچی جا رہے ہیں۔ ڈھاکہ میں مشرقی بنگال کے ۴

---

۴ جو وزیر ارکان دستوریہ اور لیگ عاملہ کے ممبر موجود ہیں۔ کل رات انہوں نے صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین سے دیر تک صلاح و مشورے کئے۔